

۴۔ شرح : میری یعنی عاشق کی بدگمانی کا یہ عالم ہے کہ گوارا نہیں، محبوب باہر نکل کر خرام نامہ میں مصروف ہو، کیونکہ وہ چل قدمی شروع کرے گا تو نزاکت کے باعث روئے انور پر پسینے کے قطرے آجائیں گے اور مجھے یہ گمان ہوگا کہ یہ پسینے کے قطرے نہیں، بلکہ دیکھنے والوں کی آنکھیں ہیں، جو محبوب کا حسن دیکھ کر حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ شعر مرزا غالب کے قول کے مطابق کوہ کندن و گاہ برد آوردن کا مصداق ہے۔

۵۔ شرح : میں نے اپنی عاجزی سے جان لیا کہ محبوب تند خو اور شعلہ مزاج ہوگا۔ مثال یوں سمجھیے کہ تنکے کی نبض دیکھ کر جلتے ہوئے شعلے کی حرارت، گرمی اور تپش کا اندازہ کر لیا جائے۔

یہاں اپنے عجز کو خس سے اور محبوب کی بدخوئی کو شعلہ سوزاں کی تپش سے تشبیہ دی۔

۶۔ لغات۔ شبستان : خواب گاہ۔ رات کو آرام کرنے کی جگہ۔

شرح : عشق کی منزل میں سفر کرتے کرتے ضعف سے میرا یہ حال ہو گیا کہ ہر قدم پر اپنے ہی سایے کو خواب گاہ سمجھتا رہا۔

ظاہر ہے کہ عشق کا سفر دشت و بیاباں ہی میں ہو سکتا تھا، جہاں دور دور تک مکان یا درخت کا نشان تک نہ تھا۔ ادھر ضعف کو ایک قدم بھی اٹھانا گوارا نہ تھا۔ اس بیکیسی اور بے سامانی کے عالم میں اپنا ہی سایہ آرام گاہ معلوم ہونے لگا۔ شعر میں ضعف اور بے سامانی کا نقشہ عجیب انداز میں کھینچا گیا ہے۔ نیز اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سفر عشق کس قدر لمبا، قوت و طاقت کھینچ لینے والا اور مصیبت خیز ہوتا ہے۔

۷۔ شرح : دل محبوب کی پلکوں کے تیر سے بچنے کی کوشش برابر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ موت آگئی، لیکن یہ تیر تو قضا کا تیر تھا، جس سے بچنا ممکن ہی نہ تھا، مگر دل نے نامہی سے بچنا آسان سمجھ لیا۔